© rasailojaraid.com

☆☆☆ایک دیا بجھا اور بڑھی تاریکی!!!☆☆☆

پروفیسر عبدالجبار شاکر کا سانحہ ارتحال

مولانا محمد یوسف انور

پچھلے دنوں مجلس احرار کی آخری نشانی مولانا مجاہد الحسینی نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی جانیوالی اپنی تازہ تالیف کی تقریب رونمائی یہاں ایک ہوٹل میں منعقد کی جس کے مہمان خصوصی ہمارے فاضل دوست پروفیسر عبدالجبار شاکر تھے اس خوبصورت تقریب میں ہر طبقہ سے اہل علم اور ممتاز حضرات مدعو تھے۔ پروفیسر صاحب تشریف لائے اور سیرت پر اپنے مخصوص اسلوب خطابت سے محظوظ فرمایا ان کے حکمت و دانش بھرے جملے آج بھی کانوں میں رس گھول رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک کامل و مکمل معلم کے لئے ذیل کے معیاروں پر اترنا ضروری ہے۔

☆اس کی زندگی کا کوئی پہلو پردہ میں نہ ہو☆اس کی زبانی تعلیم کے مطابق اس کی عملی مثال بھی سامنے ہو☆اس کی اخلاقی زندگی میں یہ جامعیت ہو کہ وہ انسانوں کے ہر کارآمد گروہ کے لئے اپنے اندر اتباع و پیروی کا سامان رکھتی ہو۔

انہوں نے کہا کہ تنقید کے ان معیاروں پر اگر ہم سارے انبیاء اور مذاہب کے بانیوں کی زندگیوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے کسی کی زندگی بھی پیغمبر اسلام کی حیات مبارکہ کے برابر جامع کمالات نہیں کوئی پیغمبر یا بانی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی زندگی کا ہر پہلو اس طرح ہمارے سامنے بے نقاب ہو کہ گویا وہ خود ہمارے سامنے موجود ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک توراۃ کے ایک ایک ورق پر نگاہ ڈالتے جاؤ ان کی معصوم زندگی کے حالات کی کتنی سطریں تمہارے سامنے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تینتیس برس کی زندگی میں سے صرف تین برس کا حال ہم کو معلوم ہے ان تین برسوں کے حالات میں سے بھی معجزات وخوارق کے سوا کوئی اور حال بہت کم معلوم ہے ان انبیاء کے علاوہ ہندوستان ایران اور چین کے بانیان مذاہب کی اخلاقی زندگیوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اس کے لئے دنیا میں کوئی سامان ہی موجود نہیں کیونکہ ان کی اخلاقی زندگی کے ہر پہلو پر ناواقفیت کا پردہ پڑا ہوا ہے صرف اور صرف اسلام ہی کے معلم کی زندگی ایسی ہے جس کا حرف حرف دنیا میں محفوظ اور سب کو معلوم ہے اور بقول باسورتھ سمتھ کے کہ یہاں (سیرت محمدی) پورے دن کی روشنی ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو روز روشن کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح نمایاں ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم کہ میرے ہر قول اور عمل کو ایک دوسرے تک پہنچاؤ محرمان راز کو اجازت تھی کہ جو مجھے خلوت بھی کرتے دیکھو اس کو جلوت میں برملا بیان کرو جو حجرہ میں کہتے سنو اس کو چھتوں پر چڑھ کر پکار والا فلیبلغ الشاھد الغائب غرضیکہ پروفیسر صاحب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت و عظمت پر فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے چلے جا رہے تھے۔

''تقریب کے اختتام پر ہم نے اکٹھے کھانا کھایا اور کچھ دیر گفتگو و گپ شپ رہی لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ نشست ان سے آخری ملاقات ثابت ہوگی پروفیسر صاحب نے بارہا فیصل آباد میں علمی و ادبی محفلوں سے خطاب کیا جن میں سے زیادہ تر ان سطور کے راقم کی درخواست و فرمائش پر وہ تشریف لائے مدت حدید سے ان سے شناسائی اب خاصی دوستی میں تبدیل ہو چکی تھی فرمایا کرتے کہ مصروفیات کے باوجود میں آپ کو انکار نہیں کر سکتا کیونکہ آپ ہمارے اکابر کی روایات کے امین ہیں۔

پروفیسر صاحب بفضلہٖ جدید و قدیم علوم کے ماہر اور ایک مفکر و مدبر کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے عصر حاضر کے تقاضوں اور نت نئے مسائل کا حل وہ قرآن و سنت کی صافی تعلیمات سے واضح فرماتے علوم قرآنیہ اور سنت و سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا گہرا مطالعہ تھا جو ان کی تحریروں، علمی کتب پر تقریظوں اور حاشیوں سے نمایاں ہوتا ہے، ان کے منفرد لہجہ اور طلسماتی مسکراہٹ و خطابت سے سامعین پر ایک چاشنی و گرویدہ پن طاری ہو جاتا یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ ان کے بیان و کلام میں ذخیرہ الفاظ کی ایسی فراوانی ہوتی کہ حاضرین عش عش کر اٹھتے اور بے پناہ داد دیتے اقبالیات کے موضوع پر وہ اہل فکر و دانش میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے۔ آغا شورش کاشمیری کے بعد مجلس اقبال کے روح رواں ہمارے ممدوح پروفیسر عبدالجبار شاکر ہی ہوتے۔ علامہ اقبال کی شاعری و فلسفہ اور فکری آگہی پر ملک اور بیرون ملک منعقد ہونیوالی مجالس میں ان کی شرکت رہتی یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک، بھارت و بنگلہ دیش میں عالمی سطح کے سیمینار اور مذاکروں میں انہیں ایک منجھے ہوئے اور معتدل عالم دین اور سکالر و دانشور کے طور پر مدعو کیا جاتا، ان تمام اوصاف و فضیلتوں کے باوجود ان کی طبیعت میں تواضع و انکساری اور سادگی تھی، وہ بیحد ملنسار اور اسلامی اخلاق و اقدار کے لحاظ سے اجلی سیرت و صورت کے مالک تھے عالی منصب اور بلند مرتبت ہوتے ہوئے بھی ان میں تصنع و تکلف کو کوئی دخل نہ تھا، عام بسوں یا تانگوں رکشوں میں آنے جانے کو عار نہ سمجھتے ان کے ایک بیرون ملک کے سفر کا احوال ان کے ہمسفر جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری نے روزنامہ ''پاکستان'' میں 15 اکتوبر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے کالم میں خوب ذکر کیا ہے کہ وہ ایک مرد درویش اور علم و کتاب کے عاشق زار تھے، منکسر المزاج، عبادت گزار اور نیک خو انسان تھے مرنجاں مرنج اور خوش گفتار ایسے کہ ان کی تقاریر و خطبات واقعتاً دل کو کھینچنے اور دماغ میں جگہ بنانے والے ہوتے'' میرے خیال و وجدان میں بلاشبہ وہ ایک ایسی عالمی شخصیت بن چکے تھے جس پر ہم فخر کر رہے تھے

پروفیسر صاحب نے جامعہ سلفیہ میں تقریب بخاری کے دو تین موقعوں پر حجیت حدیث اور محدثین و سلف صالحین کی خدمات پر جو تقاریر کی ہیں اگر ان کا ریکارڈ ہو تو ان کی اشاعت سے علماء و اساتذہ اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ ہو سکتا ہے نیز ایک تاریخی و علمی دستاویز ہو سکتی ہے۔

پروفیسر صاحب فاضل درس نظامی اور گریجویٹ اور اقبالیات میں ایم فل تھے وہ مختلف کالجز میں تدریسی خدمات انجام دینے کے علاوہ ڈائریکٹر پبلک لائبریری پنجاب بھی رہے انہوں نے بہت سی کتب کے دیباچے اور مقدمے لکھے اور بیشمار ٹی وی پروگراموں میں علمی و ادبی اور پیچیدہ مسائل کے موضوعات میں شریک رہے زبان و ادب پر ان کی مہارت اور ملکہ کو ہر مقام پر سراہا جاتا لاہور میں ملتان روڈ پر منصورہ کے حبیب پارک میں بیت الحکمت کے نام سے وسیع و عریض لائبریری قائم کی جس کا شمار ملک کی چند معروف لائبریریوں میں ہوتا ہے جہاں تفسیر، سیرت، تقابل ادیان، قوانین، علوم اسلامیہ، اردو، فارسی ادب اور عربی لٹریچر کی ہزار ہا کتابیں اور نایاب مخطوطات و مقالات اس لائبریری کی زینت ہیں آج کل وہ فیصل مسجد اسلام آباد کے مقبول خطیب اور اسلامک یونیورسٹی ڈائریکٹر الدعوہ اکیڈمی تھے۔

پروفیسر صاحب کا اچانک سانحہ ارتحال ملک بھر میں بجلی بن کر گرا جامعہ سلفیہ سے پرنسپل جناب محمد یٰسین ظفر نے جب ان کی وفات کی غمناک خبر سنائی تو چند لمحات سکتہ میں گزرے ماضی قریب میں یکے بعد دیگرے جو علماء و فضلاء رحلت کر گئے تھے ابھی تو ہم ان کی جدائیوں کے زخم سہلا رہے تھے بہر حال ہم رب العالمین کی رضا پر راضی ہیں اس کے ہر امر میں حکمتیں کار فرما ہیں شیخوپورہ میں مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی نماز جنازہ میں ملکی و ملی قائدین، دینی و سیاسی جماعتوں کے سربراہ، وکلاء، ہائی کورٹس کے ججز اور علماء اور صحافی دیکھنے میں آئے بلکہ تمام طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھرپور دینی و ملی اور ملکی خدمات کو قبول و منظور فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندان و حلقہ احباب کو صبر و حوصلہ کی توفیق دے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

© rasailojaraid.com